Fikr-o-Nasar (Islamabad) 25:1 (1987) © rasailojaraid.com

شیخ برہان الدین مرغینانی
اور
ان کی کتاب الھدایہ

محمد میاں صدیقی

(ہمارے اسلاف نے جس محنت، لگن اور تحقیق و تفحص سے علم کی خدمت کی اور خاص طور پر علوم شرعیہ میں جس جزرسی کی انتہا پر قدم رکھا وہ مسلمانوں کی تاریخ کا قابل فخر باب ہے . ان کی کتب کمیت و کیفیت دونوں اعتبار سے معرکۃ الآراء ہیں ، ہماری بدقسمتی کہ آج ہم ان سے پوری طرح متعارف نہیں ہیں ۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم فکرونظر کے ہر شمارے کے کچھ صفحات کسی ایک وقیع علمی و تحقیقی کتاب کے تعارف کیلئے وقف کر دیں ۔ ان شاء اللہ . زیر نظر کتاب ,, ہدایہ،، کا تعارف اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے ، ہم یہ سلسلہ جاری رکھنا چاہتے ہیں اس لئے اپنے علمی معاونین سے معاونت کے خواستگار ہیں ۔) (ادارہ)

ھدایہ فقہ اسلامی کی معروف و مستند کتاب ہے اور فقہ حنفی میں اس کو نہ صرف ایک بنیادی کتاب ہونے کا شرف حاصل ہے بلکہ اپنی بعض منفرد خصوصیات کی بنا پر فقہ حنفی کی کتابوں میں ممتاز حیثیت کی حامل ہے اور اس کی یہی انفرادیت اور امتیاز اس بات کا سبب بنا ہے کہ حنفی نقطۂ نظر سے لکھی جانے والی ضخیم کتابوں میں ھدایہ سب سے زیادہ مقبول و متداول ہے ۔ برصغیر پاک و ہند کے اکثر دینی مدارس میں شامل نصاب ہے ۔

اس کے مصنف شیخ برہان الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل بن خلیل بن ابی بکر الفرغانی المرغینانی ہیں (۱) .

مصنف رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے خاندانی اور نسبی شرافت سے بھی نوازا ۔ ان کا سلسلہ نسب خلیفۂ رسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۸ رجب ۵۱۱ ھجری کو بروز دوشنبہ وسطی ایشیا کے علاقہ فرغانہ میں بمقام مرغینان پیدا ہوئے (۲) ۔

مرغینان ماوراء النہر کے علاقے میں ولایت فرغانہ کی ایک چھوٹی سی بستی ہے جو دریائے سیحون کے جنوب میں واقع ہے۔ اسی بستی کی نسبت سے مرغینانی کہلاتے ہیں ۔

مرغینانی نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی ، اس کے بعد اس وقت کے رواج اور طریقہ کے مطابق مختلف اسلامی ممالک کا سفر اختیار کیا، اور جہاں جو صاحب علم ملا اس سے استفادہ کیا ۔ اس زمانے میں تعلیم سفر کے بغیر مکمل نہیں ہوتی تھی، آج کی طرح مدارس کا رواج نہ تھا ، اہل علم و فضل کی اپنی اپنی مسندیں تھیں جہاں وہ درس دیتے تھے، دور ودراز سے طالبان علوم آکر ان میں شریک ہوتے اور کسی ایک استاذ یا ایک مجلس درس سے استفادہ پر اکتفا نہ کرتے ۔ بلکہ جہاں جو شخص جس فن کا ماہر ملتا وہاں چلے جاتے، کئی کئی برس اس کی خدمت میں رہتے اور اس کے علم و فضل سے پوری طرح مستفید ہوتے ۔

اساتذہ :

اساتذہ میں سب سے پہلے خود آپ کے والد گرامی امام بہاء الدین علی بن محمد بن اسماعیل (م: ۵۳۵ھ) شامل ہیں، ان سے فقہ اور اصول فقہ کی تعلیم حاصل کی ۔

دیگر اساتذہ میں بطور خاص مندرجہ ذیل حضرات قابل ذکر ہیں:

۱ ۔ نجم الدین ابو حفص عمر بن محمد بن احمد النسفی (م : ۵۳۷ھ/۱۱۴۲ء) امام نسفی کے نام سے مشہور ہیں، عقائد کے موضوع پر ایک مختصر کتاب لکھی، علامہ تفتازانی نے اس کی شرح لکھی جو ,, شرح عقائد نسفی " کے نام سے مشہور ہے۔ طویل عرصہ تک دینی مدارس میں شامل رہی، اب اس کی تدریس تقریباً ختم ہو گئی ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲ ـ حسام الدین عمر بن عبدالعزیز بن مازه (م:٥٣٦هـ/١١٤١ء) ,,صدر الشهید،، کے لقب سے مشهور هیں ـ

۳ : ابو عمرو عثمان بن علی البیکندی (م: ٥٥٢هـ/١١٥٧ء) ـ فقه حنفی کی معروف و ضخیم کتاب المبسوط کے مصنف شمس الائمه محمد بن احمد بن ابی سهل ابی بکر السرخسی (م: ٤٩٠هـ) کے شاگرد هیں .

۴ : بهاء الدین علی بن محمد اسماعیل الاسبیجانی (م : ٥٣٥هـ /١١٤٠ء) (۳) ـ

مرغینانی کو ان کے هم عصر علماء اور فقهاء نے محقق، اصولی، محدث اور فقیه کہا ـ مولانا عبدالحئی لکھنوی (م: ١٣٠٤هـ) الفوائد البهیه میں لکھتے هیں :

,,کان اماماً، فقیهاً، حافظاً، محدثاً، مفسراً، جامعاً للعلوم، ضابطاً للفنون، متقناً، محققاً، نظاراً، مدققاً، زاهداً، ورعاً، بارعاً، ماهراً، اصولیاً، ادیباً، شاعراً، لم تر العیون مثله، فی العلم والادب وله، الید الباسط فی الخلاف والباع الممتد فی المذهب ،، (۴)

یعنی شیخ برهان الدین مرغینانی اپنے وقت کے امام؛ عظیم المرتبت فقیه، حافظ حدیث، مفسر، مختلف علوم و فنون کے جامع، صاحب ورع و تقوی، عابد و زاهد اور محقق تھے ـ علم و ادب کے مختلف گوشوں پر وسیع اور ناقدانه نظر رکھتے تھے ـ علم خلافیات میں بلند مرتبه پر فائز تھے، اور فقهی مذاهب پر مجتهدانه دسترس رکھتے تھے ـ

مرغینانی علم و فضل کے اس بلند مقام پر پہنچے که اس زمانے کے مشائخ اور اکابر فقهاء نے ان کی علمی عظمت و برتری کا اعتراف کیا ـ مثلاً امام فخر الدین رازی (م: ٦٠٦هـ) قاضی خان (م ٥٩٢هـ)، ظهیرالدین بخاری (م: ٦١٩هـ) صاحب فتاوی ظهیریه

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جیسے اکابر نے مرغینانی کو اپنے دور کا بے مثال محقق ، فقیہ اور اصولی تسلیم کیا ہے (۵) ۔

تینتیس برس کی عمر میں (۵۴۳ھ) حج بیت اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت سے مشرف ہوئے ۔ گویا تینتیس برس کی عمر میں معراج علوم پر پہنچنے کے ساتھ ساتھ روحانی کمالات اور باطنی ترقیات کا بلند ترین مقام بھی حاصل کر لیا تھا ۔

اکثر تذکرہ نگاروں نے آپ کی تاریخ وفات ۱۴ ذی الحجہ ۵۹۳ ہجری بیان کی ہے (٦) ۔ بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ تاریخ وفات ۵۹٦ ہجری ہے ۔ لیکن تاریخی اعتبار سے پہلی روایت صحیح ہے ۔ نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ کے مقدمہ میں اسی کو اختیار کیا ہے ۔

وفات سمرقند میں ہوئی اور وہیں دفن کیا گیا ۔ تدفین کے حوالہ سے مورخین نے لکھا ہے کہ : سمرقند میں ایک ایسا مشہور و معروف قبرستان تھا جس میں چار سو کے قریب ایسے فقہاء، مشائخ، محدث اور مفسر دفن تھے جن کے نام میں ,, محمد ،، تھا ۔ مرغینانی کے بعض ورثاء اور تلامذہ کی خواهش تھی کہ انہیں بھی اہل علم و تقویٰ کی اسی بستی میں آسودۂ لحد کیا جائے مگر کیوں کہ ان کے نام میں محمد نہ تھا اس لئے انہیں وہاں دفن نہ کیا جا سکا ۔ البتہ اسی قبرستان کے متصل دفن کیا گیا (۷) ۔

بعض اہل علم نے ,,مجتہد مسائل،، سے آپ کی تاریخ وفات نکالی(۸) ۔

فقہاء کے کتنے مدارج اور کتنے طبقے ہیں ؟ اس بارے میں ابن الکمال پاشا (م: ۹۴۰ھ) نے ایک مختصر رسالہ طبقات الفقہاء لکھا ہے ۔ اس میں فقہاء کو حسب ذیل سات طبقوں میں تقسیم کیا ہے ۔

۱ ۔ مجتہد فی الشرع، ۲ ۔ مجتہد فی المذہب ، ۳ ۔ مجتہد فی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

المسائل ، ۴ ۔ اصحاب تخریج ، ۵ ۔ اصحاب ترجیح، ٦ ۔ مقلدین میں سے وہ طبقہ جو اقوی، قوی، اور ضعیف ، اور ظاہر الروایت نادرہ میں فرق و تمیز کر سکے ، ۷۔ مقلدین میں سے وہ حضرات جو مذکورہ بالا امور میں سے کسی پر قادر نہ ہوں ۰

ابن کمال پاشا کا کہنا ہے کہ ان سات طبقوں میں سے پہلے تین طبقے مجتہدین کے ہیں اور باقی چار طبقے مقلدین کے (۹) ۔

۱ : **مجتہد فی الشرع** ۔ وہ حضرات جنھوں نے اصول اجتہاد وضع کئے اور ان اصول کی روشنی میں غیر منصوص مسائل کے احکام معلوم کئے ۔ جیسے امام ابوحنیفہ ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل۔

۲ : **مجتہد فی المذہب** ۔ جو خود کسی فقہی مسلک کے بانی نہیں ہیں ۔ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کے مقلد ہیں ۔ مجتہد فی المذہب اپنے امام کے نصوص کا پابند ہوتا ہے۔ وہ یہ جانتا ہے کہ امام کے اصول کیا ہیں اور اس نے کن اصول پر اپنے مذہب (فقہی مسلک) کی بنیاد رکھی ہے۔ چنانچہ جب کوئی ایسا واقعہ پیش آتا ہے جس میں امام کا نص موجود نہ ہو تو وہ اس میں اسی امام کے اصول کے مطابق اجتہاد کرتا ہے ، اور امام کے اقوال سے اسی کے طریقہ کے مطابق اس کی تخریج کرتا ہے۔ لیکن اپنے امام کے وضع کردہ اصول اور قواعد و ضوابط سے باہر نہیں جاتا ۔ جیسے امام ابو یوسف امام محمد بن حسن شیبانی ، امام زفر بن ھذیل، اور امام مزنی وغیرہ ۔

۳: **مجتہد فی المسائل** ۔ اصول اور مبادی میں اپنے امام سے اتفاق رکھتے ہوں البتہ بعض فروعی مسائل میں اپنے امام کے اجتہاد سے اختلاف رکھتے ہوں ۔ جیسے مذہب حنفی میں امام طحاوی، سرخسی اور بزدوی اور شافعی مذہب میں امام غزالی ۔

ابن کمال پاشا (م: ۹۴۰ھ) نے مرغینانی کو ان ابتدائی تین طبقوں میں شمار نہیں کیا جو مجتہدین کے طبقے ہیں بلکہ فقہاء کے چوتھے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طبقه میں شمار کیا ہے۔ یعنی اصحاب تخریج میں، جو خود ان کے قول کے مطابق فقہائے مقلدین کا پہلا طبقہ ہے۔ ان کی اس تقسیم اور رائے پر علمائے احناف نے سخت تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ : ,, علم فقہ میں صاحب ہدایہ کا رتبہ قاضی خان سے کم نہیں ہے بلکہ صاحب ہدایہ نے ہدایہ میں نقد دلائل اور استخراج مسائل میں جو اسلوب، اور معیار قائم کیا ہے اگر اس پر نظر کی جائے تو وہ اس بات کے مستحق نظر آتے ہیں کہ انہیں مجتہد فی المذهب مانا جائے ،،(١٠)۔

مولانا عبدالحئی لکھنوی کا رجحان اسی طرف ہے۔ الفوائد البہیہ میں انہوں نے اسی رائے اور میلان طبع کا اظہار کیا ہے(١١)۔

تصانیف :

مرغینانی کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے لیکن ان کی وہ ایک کتاب جس کی تلخیص ہدایہ کی صورت میں آج ہمارے پاس ہے ، کمیت اور کیفیت دونوں اعتبار سے بہت سی کتابوں پر بھاری ہے۔ میری مراد ان کی ابتدائی تصنیف کفایة المنتہی سے ہے۔ مورخین اور تذکرہ نگاروں نے ان کی جن تصانیف کی نشان دھی کی ہے ان کی تعداد گیارہ سے تجاوز نہیں کرتی ۔ اور وہ سب کی سب فقہ کے موضوع سے متعلق ہیں ۔

١ : بدایة المبتدی : اس کتاب میں قدوری اور امام محمد کی جامع صغیر کے مسائل کو جمع کیا اور ان میں بعض ضروری احکام و مسائل کا اضافہ کیا ۔ تبریک کے طور پر کتاب کے مضامین کی ترتیب وهی رکھی جو امام محمد نے جامع صغیر میں رکھی تھی ۔ اس کتاب میں اپنے اس ارادہ کا اظہار کیا کہ اگر اللہ کی توفیق شامل حال ہوئی تو میں اس کی شرح کروں گا ۔ اور اس شرح کا نام ,, کفایة المنتہی،، ہوگا ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲ : كفاية المنتهى : ,,بداية المبتدى،، کے نام سے ایک جامع متن کی تصنیف کے بعد اپنے ارادہ اور وعدہ کے مطابق اس کی بسیط شرح لکھی جسے كفاية المنتهى کے نام سے موسوم کیا ۔ تذکرہ نگاروں کا کہنا ہے کہ یہ کتاب اسی (۸۰) جلدوں، یا اسی اجزاء پر مشتمل تھی ۔ لیکن اس کا مسودہ زیادہ دیر اهل علم و فضل کے احاطۂ علم میں نہ رہ سکا، اور بعد میں آنے والوں کے لئے اس کے صرف حوالے ھی رہ گئے۔

اسی عظیم اور ضخیم الشان شرح کی تلخیص ,, ھدایہ،، ہے ۔

۳ : نشر المذاهب :

۴ : مجموع النوازل : بعض مولفین نے اس کا نام مختارات النوازل لکھا ہے ۔

۵ : مختار الفتاوی : بعض علماء کو یہ غلط فہمی ھوئی کہ مجموع النوازل اور مختار الفتاوی دونوں ایک ھی کتاب ھیں ۔ ایسا نہیں ہے ۔ یہ دونوں دو مختلف کتابیں ھیں (۱۲) ۔

٦ : منتقى الفروع : صاحب کشف الظنون (۱۳) نے اس کا نام منتقی المرفوع لکھا ہے ۔

۷ : کتاب الفرائض : یہ کتاب اصول میراث، اور احکام میراث پر مشتمل ہے ۔

مرغینانی نے اس کا نام پہلے ,,فرائض العثمانی،، تحریر کیا ہے ۔ اس کتاب کی صورت حال یہ ہے کہ مرغینانی سے پہلے ایک فقیہ اور عالم شیخ عثمانی کے نام سے گزرے ۔ انھوں نے میراث کے موضوع پر یہ کتاب لکھی ۔مرغینانی کی نظر سے یہ کتاب گزری انھوں نے محسوس کیا کہ میراث کے موضوع پر اس میں درج مسائل تشنہ اور ناکافی ھیں ۔ انھوں نے اس میں مفید اور ضروری اضافے کئے اور بنیادی طور پر کتاب کیوں کہ شیخ عثمانی کی تھی اس لئے انھی کے نام سے موسوم کر دی ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب الفرائض یا فرائض العثمانی کی مختلف اہل علم نے شرحیں لکھیں، ان میں معروف شرح شیخ منہاج الدین ابراھیم بن سلیمان السرامی کی ہے (۱۴) ۔

۸ : التجنیس والمزید : اس کتاب میں متأخرین فقہاء کے وہ فقہی استنباطات اور اجتہادات جمع کئے ہیں جو فقہائے متقدمین نے بیان نہیں کئے تھے ۔ یہ بھی کہا گیا کہ یہ کتاب مرغینانی کے استاد حسام الدین عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن مازہ کی فقہی تحقیقات کا تتمہ اور تکملہ ہے (۱۵) ۔

۹ : مناسک الحج :

۱۰ : شرح الجامع الکبیر : امام محمد بن حسن شیبانی نے سیر کے موضوع پر جامع کبیر کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی تھی ۔ یہ اس کی شرح ہے (۱٦) ۔

۱۱ : الھدایۃ : مرغینانی کی تمام تصانیف میں جو مقام اور رتبہ ھدایۃ کو ملا وہ کسی دوسری تصنیف کو نہ مل سکا ۔ جیسا کہ سابقہ سطور میں ذکر کیا گیا کہ مرغینانی نے پہلے ,,بدایۃ المبتدی،، کے نام سے ایک کتاب لکھی، اسکے بعد اسکی مفصل شرح لکھی جو اَسیّ (۸۰) اجزاء پر مشتمل تھی ، اس کا نام ,, کفایۃ المنتہی ،، رکھا ۔

کفایۃ المنتہی کی تکمیل کے بعد انھوں نے محسوس کیا کہ اتنی ضخیم کتاب کا مطالعہ اور اس سے استفادہ اہل علم کے لئے دشوار ی کا سبب ہوگا ۔ اس کی ایسی تلخیص کی جائے کہ اہم اور ضروری مسائل کا احاطہ بھی ہو جائے اور اس کی تعلیم و تعلم بھی آسان ہو۔

چنانچہ انھوں نے اسی اجزاء پر مشتمل مضامین کو چار مناسب جلدوں میں مدون کیا ۔ لیکن چار جلدوں میں ہونے کے باوجود ٹھوس، جامع اور مختصر متن کی طرح اس کی ایک ایک سطر اور ایک ایک جملہ تفصیل اور وضاحت کا محتاج ہے ۔ ظاہر ہے کہ جو کتاب اَسیّ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جلدوں کا خلاصه اور نچوڑ ہوگی اس کی عبارت انتہائی جامع ہوگی اور کم الفاظ اور مختصر جملوں میں معانی و مطالب کا سمندر موجزن ہوگا۔

علوم و فنون کی تاریخ میں یه بات کم دیکھنے میں آئی ہے که وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کسی کتاب کی اہمیت و افادیت میں اضافه ہوتا رہے۔ عام طور پر یه ہوتا ہے که اچھی سے اچھی کتاب کی بھی ایک مدت ہوتی ہے۔ ایک خاص وقت اور مدت گزرنے کے بعد کتاب کی اہمیت و افادیت کم ہو جاتی ہے۔ لیکن ہدایه کی صورت حال بالکل مختلف ہے۔ یه کتاب چھٹی صدی ہجری میں لکھی گئی اور اب آٹھ صدیوں کی طویل مدت گزرنے کے بعد نه اس کی اہمیت میں کوئی کمی آئی اور نه لوگ اس کی ضرورت سے بے نیاز ہوئے بلکه گزشته نصف صدی میں اس کی ضرورت میں اضافه ہوا ہے بالخصوص ان مسلم ممالک میں جہاں نفاذ اسلام اور احیاء اسلام کا عمل جاری ہے۔ ہمارے اپنے ملک (پاکستان) میں ہدایة سے جتنی مدد لی جا رہی ہے وہ علمی اور بطور خاص فقہی لٹریچر میں ہدایه کا مقام متعین کرنے کے لئے ایک بہترین پیمانه ہے۔ علمائے فقه اور ماہرین قانون کے نزدیک ہدایه کے ماخذ و مصدر بننے کی ایک بنیادی وجه ہمارے ملک میں یه بھی ہے که یه مذاہب فقه میں مذہب حنفی کی نمائندگی کرتی ہے اور ہمارے ملک کی اکثریت حنفی المسلک ہے۔

ہدایه کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت کا میں بطور خاص ذکر کروں گا۔ وہ یه که اکثر علمی اور فنی کتابوں میں صورت حال یه ہوتی ہے که ان کا ابتدائی حصه زیادہ مشکل ہوتا ہے، مسائل پر تفصیلی بحثیں بھی ابتدائی حصے میں زیادہ ہوتی ہیں، زبان اور اسلوب بیان پر بھی ابتداء میں زیادہ زور ہوتا ہے۔ بعض مصنفین تو ایسا دانسته طور پر کرتے ہیں که قاری کتاب کا ابتدائی حصه ضرور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پڑھتا ہے اور اگر پوری کتاب پڑھتا ہے تو ابتدائی صفحات اور مباحث کو زیادہ توجہ کے ساتھ پڑھتا ہے۔ اور یہ طبعی امر ہے کہ ابتدائی صفحات پڑھ کر قاری کے ذہن پر کتاب کے بارے میں جو نقوش اور تاثرات ثبت ہوتے ہیں وہ آخر تک قائم رہتے ہیں۔ مصنف اس حقیقت سے آگاہ ہوتا ہے اور اپنی اس آگہی کا وہ پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔

بعض مصنف غیر شعوری طور پر ایسا کرتے ہیں۔ وہ جب کتاب لکھنے بیٹھتے ہیں تو ان کے ذہن میں بہت کچھ ہوتا ہے۔ ابتداء میں وہ بہت پرعزم ہوتے ہیں اور اس کا لازمی اور منطقی نتیجہ ہوتا ہے کہ جو زور بیان ابتداء میں ہوتا ہے وہ آگے چل کر باقی نہیں رہتا، اور آہستہ آہستہ ان کا قلم دھیما ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور کتاب کا ایک تہائی حصہ پڑھ لینے کے بعد قاری کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ چڑھائی ختم ہو گئی اور اب وہ کسی ڈھلان پر ہے اور اوپر سے نیچے کی طرف جا رہا ہے۔

میں نے ہدایہ کے صرف ڈیڑھ سو صفحے پڑھے۔ اپنے والد محترم سے۔ (۲۷) پڑھانے کی سعادت سے محروم رہا لیکن اللہ تعالی نے ابتدائی دو جلدوں کے اردو ترجمہ کی سعادت سے نوازا، اس وقت یہ بات میں نے خود محسوس کی کہ ہدایہ کا معاملہ عام کتابوں کے بالکل برعکس ہے۔ کتاب جتنا آگے بڑھتی ہے مضمون، عبارت اور اسلوب بیان اتنا ہی مشکل ہوتا چلا جاتا ہے۔ آخری دو جلدوں (۳، ۴) کا ترجمہ میرے برادر بزرگ مولانا محمد مالک کاندھلوی نے کیا، اس ترجمہ کو جب میں نے بالاستیعاب پڑھا تو یہ سوچنے پر مجبور ہوا کہ ان حصوں کا ترجمہ شاید میرے لئے ممکن نہ ہوتا، اور اگر میں کر بھی سکتا تو زیادہ وقت اور زیادہ محنت درکار ہوتی۔ ابتداء کی دو جلدوں کے ترجمہ کی بہ نسبت،

میں نے اپنا یہ تاثر اور تجربہ والد محترم سے بھی بیان کیا تو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انھوں نے اس کی توثیق کی اور فرمایا کہ : ھدایہ اس خصوصیت میں منفرد ہے کہ مضمون جتنا آگے بڑھتا ہے ہر لحاظ سے اتنا ھی دقیق اور مشکل ھو جاتا ہے۔

والد محترم نے ایک سے زیادہ مواقع پر یہ بات کہی کہ :

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۹۳۳ء) فرمایا کرتے تھے کہ"چاروں فقہی مسالک میں فقہاء نے بہت کتابیں لکھیں، اور ان میں بعض مضامین اور اسلوب بیان کے اعتبار سے بہت بلند مرتبہ ھیں لیکن ھدایہ جیسی کوئی کتاب آج تک نہیں لکھی گئی، حسن ترتیب اور حسن بیان دونوں کے اعتبار سے ھدایہ بے مثال کتاب ہے۔ اگر کوئی شخص مجھ سے یہ کہے کہ فتح القدیر جیسی کتاب لکھ دو تو مجھے امید ہے کہ میں لکھ سکوں گا ۔ لیکن اگر کوئی ھدایہ جیسی کتاب لکھنے کے لئے کہے تو شاید میں چند سطریں بھی نہ لکھ سکوں" .

شاہ صاحب کا یہی مقولہ کم و بیش مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے نصب الرایہ کے مقدمہ میں نقل کیا ہے(۱۸) .

ناچیز راقم اور برادر محترم مولانا محمد مالک کے ترجمہ پر والد صاحب قبلہ نے جو تقریظ لکھی اس میں ھدایہ کے بارے میں یہ کلمات تحریر کئے ۔ ان کا یہ جملہ ھدایہ کی ایک منفرد خصوصیت کی نشان دھی کر رہا ہے۔ :

"دریا کی ظاھری سطح پر تیرنے سے موتی ھاتھ نہیں آتے ، موتی اس کے ھاتھ لگتے ھیں جو دریا کی گہرائی تک غوطہ لگانے کی قدرت رکھتا ھو۔ ایسے ھی راسخین فی العلم میں سے شیخ مرغینانی رحمہ اللہ بھی ھیں جنھوں نے شرائع اسلام یعنی احکام شرعیہ کی تحقیق و تدقیق پر "ھدایہ" کے نام سے ایک کتاب تالیف فرمائی جو احکام شرعیہ کی تحقیق و تدقیق اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علم کی گہرائی میں اپنی نظیر نہیں رکھتی ۔ ہر مسئلہ پر ائمہ اربعہ کے اقوال ، اور ہر قول کی ایک ایک دلیل نقلی اور ایک ایک دلیل عقلی بیان کی ، پھر آخر میں امام ابوحنیفہ کے مسلک کی ایک دلیل نقلی اور ایک دلیل عقلی بیان کرنے کے بعد ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کی ہر دلیل نقلی اور دلیل عقلی کا جواب دیا ۔ اس طرح بسا اوقات تین اماموں کی چھ دلیلیں اور ان کے چھ جواب مل کر بارہ ہو جاتے ہیں ۔ اور دو دلیلیں امام ابو حنیفہؒ کی اور ایک وجہ ترجیح ۔ سب مل کر پندرہ دلائل کا ذخیرہ چند سطروں میں سامنے آ جاتا ہے اور قاری پر حیرت و استعجاب کا عالم طاری ہو جاتا ہے "(۱۹) ۔

خصوصیت ہدایہ کے ضمن میں یہ عرض کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ چاروں فقہی مسالک کی جو نمائندہ کتب لکھی گئیں اول تو ان میں صرف اپنے مسلک کا بیان، اس کی وضاحت اور دلائل ہیں ۔ دوسرے فقہی مسالک ان میں ذکر نہیں کئے گئے ۔ اور اگر ذکر کئے گئے ہیں تو دوسرے مسالک کے دلائل پیش نہیں کئے گئے مثلاً فقہ مالکی میں ابن رشد قرطبی (م: ۵۹۵ھ) کی بدایۃ المجتھد ۔ یہ کتاب اصلاً فقہ مالکی کی نمائندگی کرتی ہے ۔ مالکی مسلک کی اہم اور بنیادی کتابوں میں اس کا شمار ہوتا ہے ۔ اور بلاشبہ ایک بلند مرتبہ کتاب ہے ۔ اس کے مصنف صاحب ہدایہ کے ہم عصر ہیں، ان کا سال وفات ۵۹۳ھ اور ابن رشد کا ۵۹۵ ہجری ہے ۔ ابن رشد بھی مالکی مسلک کے علاوہ امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کی آراء اور ان کا نقطۂ نظر بھی بعض مسائل میں بیان کرتے ہیں ۔ بلکہ مالکی مسلک اور باقی تین مسلمہ فقہی مسالک کے علاوہ بعض ایسے فقہاء کے اقوال و آراء بھی نقل کرتے ہیں جن کی طرف کوئی مسلک منسوب نہیں یا جنھوں نے کسی فقہی مسلک کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بنیاد نہیں رکھی ۔ لیکن صاحب ہدایہ کی طرح ان مسالک اور ائمہ کے دلائل اور پھر جواب دلائل بیان نہیں کرتے ۔

ایسی ہی ایک اور کتاب ابن قدامہ مقدسی (م: ٦٢٠ھ) کی المغنی بھی ہے ۔ یہ فقہ حنبلی کی نمائندگی کرتی ہے لیکن بعض مسائل میں نہ صرف باقی تین فقہی مسالک کا نقطہ نظر بھی بیان کرتی ہے بلکہ دوسرے غیر صاحب مسلک فقہاء کی آراء اور ان کے اقوال و فتاوی کا بھی اس میں خاصا ذخیرہ مل جاتا ہے۔ لیکن ہدایہ کا اسلوب اور طُرز استدلال ان دونوں کتابوں میں سے کسی میں بھی نہیں پایا جاتا ۔ اپنے علاوہ دوسرے مسالک کا نقطہ نظر ان کے دلائل کے ساتھ پیش کرنا اور پھر ان دلائل کا جواب دینا یہ صرف ہدایہ کی خصوصیت و انفرادیت ہے۔

ہدایہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں فرد کی زندگی کا بھی احاطہ ہے اور جماعت کی زندگی کا بھی ۔ ایک فرد کو بحیثیت مسلمان جتنے مسائل سے واسطہ پڑتا ہے ان سب کی تفصیل اس میں موجود ہے مثلاً عبادات، نکاح، طلاق، خلع، دیگر معاشرتی مسائل، خرید و فروخت، حوالہ ، کفالہ، رہن، شفعہ وغیرہ ۔ اور اجتماعی مسائل میں حدود ، تعزیرات، دیت ، قصاص، جہاد، عدالتی نظام ، سیاسی و انتظامی امور، مضاربت، اور مشارکت وغیرہ جیسے بنیادی مسائل کی پوری تفصیل بیان کی گئی ہے۔

ہدایہ کی انہی خصوصیات کی بنا پر کہنے والے نے اس کے بارے میں یہ اشعار کہے :

ان الھدایۃ کا القرآن قد نسخت ۔ ماصنفوا قبلھا فی الشرع من کتب
فاحفظ قواعد ھا واسلک مسالکھا۔یسلم مقالک من زیغ ومن کذب(٢٠)

(یعنی جس طرح قرآن کریم نے پچھلی تمام آسمانی کتابوں کو منسوخ کر دیا اسی طرح ہدایہ بھی ان تمام فقہی کتب پر غالب آ گئی جو اس سے پہلے لکھی جا چکی ہیں ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے اصول و قواعد کو یاد کر لیجئے اور اس کے طریقہ کو اپنا لیجئے تو آپ کی گفتگو کجی اور جھوٹ سے محفوظ و مامون ہو جائے گی ۔

مرغینانی نے ھدایہ کی تالیف کا آغاز ذی قعدہ ۵۷۳ ھجری سے کیا ، بدھ کا دن اس اھم اور مبارک کام کی ابتداء کے لئے منتخب کیا۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی کتاب کی تدریس کا ارادہ کرتے تو بدھ کے روز سے اس کی ابتداء کرتے، اسی طرح جب کسی کتاب کی تصنیف و تالیف کا ارادہ کرتے تو اسے بھی بدھ کے روز سے شروع کرتے ۔ ,, ان کے اساتذہ کا بھی یہی معمول تھا، امام ابو حنیفہ النعمان رحمہ اللہ بھی اسی طریق پر کاربند تھے ۔ علمائے سلف کے اس معمول کی وجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ : اگر کوئی کام بدھ کے روز شروع کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ھیں ،، (۲۱) ۔

تیرہ برس کی شبانہ روز محنت کے بعد فقہ اسلامی کی یہ عظیم الشان کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچی، مصنف رحمہ اللہ اس پوری مدت میں مسلسل روزہ دار رہے (ایام ممنوعہ کے علاوہ) لیکن اس طویل عرصہ میں کسی کو یہ معلوم نہ ہونے دیا کہ وہ مسلسل روزہ رکھتے ھیں ، ھر روز جب خادم کھانا لے کر آتا تو اس سے کہتے کہ کھانا رکھ دو ۔ وہ کھانا رکھ کر چلا جاتا، اس کے جانے کے بعد طلبہ میں سے کسی کو کھلا دیتے ۔ خادم جب برتن لینے آتا تو انھیں خالی دیکھ کر یہ سمجھتا کہ شیخ کھانے سے فارغ ہو گئے ھیں ۔ تیرہ برس تک اخلاص و تقویٰ کے اس اعلیٰ مقام کو چھپاتے رہے (۲۲) لیکن قدرت کا نظام ایسا ہے کہ بندہ اپنے نیک و بد اعمال کو کتنا ھی چھپائے اللہ تعالیٰ انھیں ظاھر کر ھی دیتا ہے۔

سب سے پہلے خود مصنف کے روبرو ھدایہ کا املاء کرنے اور ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے درس لینے کا شرف و امتیاز شمس الائمہ محمد بن عبد الستار کردری (م : ۶۴۲ھ) کو حاصل ہوا ۔

تالیف ہدایہ کے بارے میں خود مصنف رحمہ اللہ کتاب کے مقدمہ میں یوں وضاحت کرتے ہیں :

,, حقیقت یہ ہے کہ بدایۃ المبتدی کے دیباچہ میں میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ان شاء اللہ اس کی شرح کروں گا جس کا نام کفایۃ المنتھی ہوگا، چنانچہ اس کو شروع کر رہا ہوں ۔ وعدہ میں گنجائش اور وسعت ہوتی ہے اور جبکہ میں فراغت کے قریب پہنچا ہوں تو میں نے محسوس کیا ہے کہ اس میں کلام بہت طویل ہو گیا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ طول کلام کی وجہ سے اصل کتاب (ہدایہ) ہی نہ چھوٹ جائے ۔ اس لئے مجھے دوسری شرح کی طرف اپنی توجہ منعطف کرنا پڑی جس کا نام ہدایہ رکھا ۔ اس میں اللہ کی توفیق سے عمدہ روایات اور ٹھوس عقلی دلائل جمع کر رہا ہوں، اس کے ہر باب میں زوائد کو ترک کرنے کا ارادہ ہے۔ اور طول بیان سے احتراز کی نیت ہے۔ لیکن بایں ہمہ وہ ایسے اصول پر مشتمل ہوگی جن پر فروع متفرع ہو سکیں ۔ (مقدمہ الھدایۃ) ۔

اسلوب بیان :

جیسا کہ ابتداء میں عرض کیا تھا کہ ہدایہ صاحب ہدایہ کی ایک دوسری تصنیف کفایۃ المنتھی کی تلخیص ہے ۔ اور تلخیص ظاہر ہے کہ تفصیل کی بہ نسبت زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ ہدایہ جس موضوع سے متعلق ہے وہ ایک مشکل موضوع ہے ، موضوع کی وسعت اور پیچیدگی نے اسے ایک فنی کتاب کا درجہ دے دیا ہے۔ ایسی کتاب کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ پڑھنے والا اس کے اسلوب بیان اور طرز ادا سے پوری طرح واقف ہو ، اس نے کتاب میں جو اصطلاحات اور رموز و اشارات استعمال کئے ہیں ان کو بخوبی سمجھتا ہو ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس حقیقت کے پیش نظر ان تمام اصطلاحات اور رموز و اشارات کی وضاحت کی جاتی ہے جو مصنف نے هدایه میں اختیار کی هیں ۔ ان اصطلاحات اور اشارات کو اهل علم و فضل اور شارحین هدایه نے ,, عادات صاحب هدایه ،، سے بهی تعبیر کیا ہے ۔

۱ : قال ۔ هدایه میں متن کے طور پر جو عبارتیں دی گئیں هیں اور خط کشیده هیں وہ یا تو امام محمد بن حسن شیبانی کی جامع صغیر کی عبارت ہے یا تو مختصر القدوری کی ۔ قال کے ذریعے شیخ مرغینانی اس کو ممتاز کرتے هیں ۔ اکثر مقامات پر شارحین هدایه نے بین السطور نشاندهی کر دی ہے که قال سے قدوری کی عبارت مراد ہے یا جامع صغیر کی ۔

بعض مقامات پر قال رضی الله عنه لکهتے هیں ۔ اس سے خود مصنف مراد هوتے هیں ۔ شارحین هدایه کا کهنا ہے که : صاحب بدایه نے جس جگه اپنی کوئی خاص رائے اور تحقیق بیان کی وهاں اصل عنوان تها قال العبد الضعیف (بندهٔ ناچیز کهتا ہے) لیکن مصنف کے انتقال کے بعد ان کے تلامذه نے کتاب کا املا کرتے وقت ان تمام مواقع پر رضی الله عنه لکهدیا ۔ سلف صالحین کی یه عادت تهی که وہ تواضع اور کسر نفسی کے سبب اقول (میں کهتا هوں) لکهنا اور کهنا پسند نهیں کرتے تهے ۔

۲ : مشائخنا ۔ یعنی همارے مشائخ، همارے بڑے ، همارے اساتذه، جس مقام پر صاحب هدایه نے مشائخنا کها ہے وهاں اس سے ان کی مراد بخارا ، سمرقند، اور ماوراء النهر کے مشائخ هوتے هیں ۔ بعض شارحین نے لکها که وہ اس سے صرف علمائے احناف مراد لیتے هیں ۔

۳ : فی دیارنا ۔ همارے علاقے میں، همارے شهروں میں ۔ اس سے سمر قند اور بخارا کے علاقے مراد هوتے هیں ۔

۴ : کتاب ۔ بعض شارحین کا کهنا ہے که لفظ کتاب سے مختصر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

القدوری مراد لیتے ھیں اور جہاں الکتاب کہتے ھیں وھاں اس سے عام طور پر امام محمد کی جامع صغیر مراد ھوتی ہے۔ صاحب کشف الظنون کہتے ھیں کہ الکتاب سے بھی متن قدوری ھی مراد ھوتا ہے۔ بعض شارحین کا کہنا ہے کہ الکتاب سے بعض مقامات پر خود صاحب ھدایہ کا متن مراد ھوتا ہے۔ شارحین ھدایہ نے یہ بھی وضاحت کی کہ جس خط کشیدہ عبارت (متن) سے پہلے مرغینانی قال نہیں لکھتے وہ عبارت نہ مختصر القدوری کی ھوتی ہے اور نہ جامع صغیر کی۔

۵ : الاصل ۔ کسی مسئلہ اور عبارت کے بیان میں جہاں الاصل لکھ کر حوالہ دیتے ھیں اس سے امام محمد بن حسن کی کتاب المبسوط مراد ھوتی ہے۔

٦ : قالوا ۔ (انھوں نے کہا) جس مسئلہ میں فقہاء متفق نہیں ھیں اور ان کے مابین اختلاف ہے وھاں لفظ قالوا لاتے ھیں ۔ اس سے اس بات کو ظاھر کرنا ھوتا ہے کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔

۷ : عند فلان ۔ (فلاں کے نزدیک) ۔ اس سے کسی فقیہ یا امام کا مسلک اور اس کی رائے بیان کرنا مقصود ھوتا ہے۔

۸ : عن فلان ۔ (فلاں سے) ۔ اس تعبیر سے کسی کی روایت اور قول کو نقل کرنا مقصود ھوتا ہے یعنی یہ بات فلاں عالم یا فقیہ سے پہنچی ہے۔ بعض شارحین کہتے ھیں کہ عن فلان کی اصطلاح ظاھر الروایۃ کے علاوہ کسی اور کے لئے استعمال ھوتی ہے اور عند کا لفظ فقہی مسلک پر دلالت کرتا ہے۔

۹ : بما تلونا ۔ صاحب ھدایہ جب کسی مسئلہ کے استدلال میں بیان کردہ آیت کی طرف اشارہ کرتے ھیں تو یہ عنوان اختیار کرتے ھیں بما تلونا ۔ اس دلیل کے پیش نظر جس کو ھم نے تلاوت کیا ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۰ : بما روینا ـ اور اگر بیان کردہ حدیث کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے تو بما روینا کہتے ہیں ـ یعنی اس بنا پر جو ہم نے روایت کیا ـ

۱۱ : بما ذکرنا ـ صاحب ہدایہ جب کسی عقلی دلیل کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو اس کے لئے بما ذکرنا کا لفظ لاتے ہیں ـ یعنی جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ـ

۱۲ : خبر ، اثر ـ لفظ خبر سے حدیث مراد لیتے ہیں اور لفظ اثر سے بسا اوقات صحابی کا قول مراد ہوتا ہے اور بعض مرتبہ لفظ خبر اور لفظ اثر حدیث مرفوع کے لئے استعمال کرتے ہیں ـ

۱۳ : عندنا ـ ہمارے نزدیک ـ اس سے مراد فقہائے احناف ہوتے ہیں ـ

۱۴ : صاحب ہدایہ بعض مسائل کی وضاحت کے لئے سوال مقدر کا طریقہ اختیار کرتے ہیں ـ مثلاً : فان قیل کذا ـ قلنا کذا ـ یعنی اگر ایسا کہا جائے تو ہم اس کے جواب میں یوں کہیں گے ـ یا فان قال قائل ـ فنقول یعنی اگر کوئی کہنے والا یہ کہے تو ہم اس کے جواب میں کہیں گے ـ

۱۵ : جب صاحب ہدایہ ظاہر الروایہ کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد امام محمد بن حسن کی مصنفہ چھ کتب ہوتی ہیں ـ

۱ ـ المبسوط ، ۲ ـ الجامع الصغیر، ۳ ـ الجامع الکبیر، ۴ ـ الزیادات، ۵ ـ السیر الصغیر، ٦ ـ السیر الکبیر ـ

۱٦ : ھذا الحدیث محمول علی المعنی الفلانی ـ یعنی یہ حدیث فلاں معنی پر محمول ہے ـ اس سے یہ ظاہر کرنا ہوتا ہے کہ ائمہ حدیث نے اس مراد کو اختیار کیا ہے ، اور جس جگہ کسی نص یا حدیث کے کوئی معنی مصنف رحمہ اللہ نے مستنبط کئے ہیں وہاں کہتے ہیں نحملہ ـ یعنی ہم اس کو اس معنی پر محمول کرتے ہیں ـ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۷ : شیخ مرغینانی نے پوری کتاب (ھدایہ) میں اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ جو فقہی مذہب ان کے نزدیک سب سے قوی تر ہے اس کی دلیل دوسرے تمام فقہی مذاہب کی ادلہ کے بعد آخر میں بیان کرتے ھیں ۔ اگرچہ نقل مذاهب ، اور بیان اقوال میں قوی مذہب یا راجح قول کو پہلے بیان کر دیں لیکن جو فقہی مذہب اور رائے ان کے نزدیک سب سے قوی ہوگی اس کی دلیل یا دلائل آخر ھی میں بیان کریں گے ۔ تاکہ اس طرف اشارہ ہو جائے کہ آخر میں ذکر کی جانے والی دلیل سابقہ تمام اقوال اور ان کے دلائل کا جواب ہے ، اور آخری قول اور رائے ھی مصنف کی نظر میں راجح اور قطعی ہے ۔

شروح و حواشی :

کسی کتاب کی اھمیت و افادیت کو جانچنے اور پرکھنے کا اس سے بہتر اور غیر جانبدارانہ پیمانہ اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ یہ دیکھا جائے کہ مصنف کے ہم عصر اہل علم و فضل نے اس کی کتاب کو کس حد تک اھمیت دی ہے ۔ اسے کس قدر درخور اعتنا جانا ہے اور پھر بعد میں آنے والوں نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے ۔ کسی مصنف یا اس کی کتاب کے ساتھ اہل علم و فضل کے سلوک اور اعتناء کا سب سے بڑا مظہر اس کے بارے میں لکھی جانے والی کتب اور تحریریں ھیں ۔

اہل علم جس کتاب کو جس درجے اور رتبے کا سمجھتے ھیں اسی حد تک اس پر کام کرتے ھیں ۔ اس کے حواشی ، شروح، تعلیقات اور اشاریوں وغیرہ کی طرف متوجہ ہوتے ھیں ۔ اور اسی سے کسی کتاب کے مقام و مرتبے کا تعین ہو جاتا ہے ۔

یہ پیمانہ اگر عادلانہ ہے اور یقیناً ہے تو پھر اس دعوے میں مبالغے کی کوئی آمیزش نہیں کہ فقہ کے موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں میں ہمیں کوئی کتاب ایسی نظر نہیں آتی جس پر علماء نے اتنا کام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا ہو جتنا ہدایہ پر کیا ہے۔

کشف الظنون گیارھویں صدی ہجری میں لکھی گئی اس کے مصنف نے ہدایہ کے شروح و حواشی کی تعداد ساٹھ سے زیادہ لکھی ہے۔ اس کے بعد کم و بیش ڈھائی سو برس میں ہدایہ پر جو کام ہوا ہے وہ بھی اس سے کم نہیں جو کشف الظنون کے وقت تک ہوا۔

صاحب کشف الظنون کے مطابق ہدایہ کی سب سے پہلی شرح ان کے خاص شاگرد شیخ حسام الدین بن علی صغناتی حنفی (م : ۷۱۰ھ) نے لکھی، اس شرح کا نام انھوں نے ,, نہایۃ،، رکھا۔ ۷۰۰ ہجری میں اس شرح کی تکمیل ہوئی۔

اس شرح کا خلاصہ شیخ جمال الدین محمود ابن احمد بن السراج القونوی (م: ۷۷۰ھ) نے کیا۔ ,, خلاصہ النہایہ فی فوائد الہدایہ ،، اس کا نام رکھا۔ یہ خلاصہ ایک جلد میں ہے۔

بعض اہل علم نے کہا کہ ہدایہ کی پہلی شرح شیخ حمید الدین علی بن محمد بن علی الضریر البخاری (م : ۶۶۷ھ) نے لکھی۔ ,,الفوائد،، کے نام سے اسے موسوم کیا، یہ شرح دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

معراج الدرایہ الی شرح الہدایہ۔ شیخ قوام الدین محمد بن محمد البخاری الکاکی (م : ۷۴۹ھ)۔ شیخ قوام الدین اس کی تالیف سے ۲۱ محرم الحرام ۷۴۵ ہجری کو فارغ ہوئے۔ اس شرح کے بارے میں شارح علام نے کہا ہے کہ : اس وقت تک ہدایہ کی شرح و توضیح سے متعلق علماء جو کچھ لکھ چکے تھے ، یا درس و تقریر کے ذریعے جو کچھ مجھ تک پہنچا تھا وہ میں نے سب کا سب اپنی شرح میں جمع کر دیا۔

جن مسائل میں ائمہ اربعہ کا اختلاف تھا وہاں سب کی آراء جمع کر دیں۔ نیز اس میں یہ بھی وضاحت کر دی کہ کونسا قول صحیح ہے اور کونسا اصح ، قدیم فقہاء کے علاوہ جدید فقہاء کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اقوال اور آراء کو بھی نظر انداز نہیں کیا اور جہاں مناسب سمجھا انہیں بھی شامل کر دیا "(۲۳)۔

نہایۃ الکفایہ فی درایۃ الہدایہ ۔ تاج الشریعہ عمر بن صدر الشریعہ الاول عبیداللہ المحبوبی الحنفی (م : ۶۷۲ ھ) ۔

الغایۃ (شرح ہدایہ) ابو العباس احمد بن ابراہیم السروجی (قاضی مصر) الحنفی (م: ۷۱۰ھ) ۔ یہ شرح خاصی مفصل تھی ، کئی جلدیں لکھنے کے باوجود مکمل نہیں تھی ۔ شیخ ابو العباس احمد بن ابراہیم اس کی تکمیل سے پہلے فوت ہو گئے ۔ ان کے انتقال کے بعد قاضی سعد الدین الدیری (م : ۸۶۷ھ) نے تکمیل کی ۔ قاضی سعد الدین نے وہی اسلوب ، طریقہ اور مسلک اختیار کیا جو شیخ ابو العباس کا تھا ۔ تکمیل کے بعد یہ شرح چھ جلدوں پر مشتمل تھی ۔

تکملۃ الفوائد ۔ شیخ جلال الدین عمر بن محمد الخبازی (م: ۶۹۱ھ) یہ اپنی شرح کو مکمل نہ کرسکے ۔ محمد بن احمد القونوی نے اس کی تکمیل کی ۔

غایۃ البیان و نادرۃ الاقران ۔ شیخ قوام الدین امیر کاتب بن امیر عمر الاتقانی الحنفی (م : ۷۵۸ھ) .

شیخ قوام الدین کہتے ہیں کہ : مصر میں مجھ سے بعض علماء ملے اور انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں ہدایہ کی شرح لکھوں ۔ میں نے کہا کہ ہدایہ کی نہایہ جیسی شرح موجود ہے ۔ اس کے بعد کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے کہ مزید شروح لکھی جائیں، پھر یہ کہ ہدایہ ایک مشکل اور عظیم کتاب ہے ۔ میں اپنے کو اس کی شرح لکھنے کا اہل نہیں پاتا ۔ لیکن علمائے مصر کا کہنا تھا کہ نہایہ منقولات کا ایک مجموعہ ہے ، اس میں سلف کے اقوال و آراء کے علاوہ کچھ نہیں ۔ ہدایہ کی ایسی شرح لکھی جانی چاہیے جس میں ہدایہ جیسی مجتہدانہ شان ہو ، اور صرف منقولات کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذخیرہ نہ ہو۔ علمائے مصر کے اصرار اور ہمت افزائی کے سبب میں نے اللہ کا نام لے کر ربیع الآخر ۷۲۱ ہجری میں شرح ھدایہ کی ابتدائی کی ، اور چھبیس برس سات ماہ کی مسلسل محنت کے بعد ۷۴۷ ہجری میں اس سے فراغت حاصل کی ۔ یہ شرح تین مجلدات پر مشتمل ہے۔ (۲۳) ۔

الکفایہ شرح الھدایہ ۔ سید جلال الدین کرلانی (م : ۷٦۷ھ)

بعض اھل علم کا کہنا ہے کہ امام حافظ الدین ابو البرکات عبداللہ بن احمد النسفی (م : ۷۱۰ھ) نے بھی ھدایہ کی شرح لکھی ہے اور وہ ایک مکمل اور جامع شرح ہے لیکن اکثر اھل علم کا قول ہے کہ امام نسفی نے ھدایہ کی کوئی شرح نہیں لکھی (۲۵) ۔

العنـــایہ ۔ شیخ اکمـل الـدین محمد بن محمـود البابرتـی الحنفی (م : ۷۸٦ھ) اس کا ایک مطبوعہ نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں موجود ہے (۲٦) ۔ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ محمد بن ابراھیم الدروری المصری الحنفی (م : ۱۰٦٦ھ) نے اس پر حاشیہ تحریر کیا ہے۔ العنایہ کو علماء نے ھدایہ کی ایک نفیس شرح تسلیم کیا ہے۔

بنایہ ۔ قاضی بدر الدین محمود بن احمد معـروف بالعینـی (م۸۵۵ھ) اسکا شمار ھدایہ کی معروف اور مقبول شروح میں ھوتا ہے۔ اس کی پہلی جلد مطبوعہ لکھنؤ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں موجود ہے۔ (۲۷) ۔

فتح القدیر للعاجز الفقیر ۔ شیخ کمال الدین محمد عبدالواحد السیواسی الحنفی معروف بابن ھمام (م : ۸٦۱ھ) ۔

ھدایہ کی تمام شروح میں سب سے زیادہ معروف اور مقبول شرح ہے۔ تمام علماء نے اس کی تعریف کی ہے۔ شمس الدین احمد بن قورد المعروف بقاضی زادہ مفتی (م : ۹۸۸ ھ) نے اس کا تکملہ لکھا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے جو ,, نتائج الافکار فی کشف الرموز والاسرار،،کے نام سے موسوم ہے اور فتح القدیر کے ساتھ ہی شائع ہوا ہے۔ ملا علی قاری نے فتح القدیر پر حاشیہ لکھا ہے (۲۸)۔

شیخ ابراھیم بن محمد الحلبی (م : ۹۵٦ھ) نے فتح القدیر کی تلخیص کی ہے اور بعض مسائل میں ابن ھمام پر جرح و تنقید بھی کی ہے۔

مذکورہ بالا شروح کے علاوہ شروحات ھدایہ کی ایک طویل فہرست ہے جن کا احاطہ یہاں ممکن نہیں ہے۔ شروح ھدایہ کے ساتھ علماء نے ھدایہ کے حوالہ سے ایک اور نہایت اہم خدمت انجام دی ہے۔ اور وہ یہ کہ ھدایہ میں امام مرغینانی نے احکام و مسائل یا دلائل کے ضمن میں جو احادیث ذکر کی ھیں ان کی تخریج کی ہے اور اس موضوع پر ضخیم کتابیں لکھی ھیں۔

احادیث ھدایہ کی تخریج کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ صاحب ھدایہ نے اپنی کتاب میں اس امر کا اھتمام نہیں کیا تھا کہ احادیث کے حوالے دیں، حتی کہ بعض مقامات پر انھوں نے حدیث کا مکمل متن بھی درج نہیں کیا۔

ایسا کرنے سے صاحب ھدایہ کا ھرگز یہ منشا نہ تھا کہ وہ مسائل یا دلائل کے ضمن میں ھر قسم کی ضعیف و قوی احادیث جمع کر دیں، اور نہ ھی انھوں نے کسی خاص وجہ کی بنا پر ان کے مآخذ و مصادر کی نشان دھی سے گریز کیا۔ بلکہ صورت حال یہ ہے کہ ان کا موضوع فقھی مسائل اور اس کے ساتھ حنفی نقطہ نظر کی وضاحت تھا۔ اور جس مسئلہ میں فقھاء کی آراء مختلف تھیں وھاں امام ابوحنیفہ یا ان کے اصحاب کی رائے اور فتاوی کی وجوہ ترجیح بیان کرنا مقصود تھیں ، نہ وہ حدیث کی کتاب لکھ رھے تھے اور نہ اسماء الرجال ان کا موضوع تھا جس میں حدیث کی اقسام، ان کے مراتب ، سند اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مراجع سے بحث کرتے ـ لیکن ان کے بعض ناقدین نے ان کی کتاب کے اس پہلو کو بھی اپنی تنقید کا نشانہ بنایا ـ

اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے فقہائے احناف نے اس طرف بھی توجہ مبذول کی اور ھدایہ میں جو احادیث مذکور تھیں ان کی تخریج کی ، ان کی سند اور مراجع کی وضاحت کی اور اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھیں ـ عام شروح کی طرح تخریج احادیث ھدایہ پر بھی متعدد کتابیں لکھی گئیں ـ حسب ذیل کتابوں نے پوری اسلامی دنیا میں اپنا مقام و مرتبہ منوایا ، ان کتابوں کی تالیف کے بعد کوئی دور ایسا نہیں گزرا کہ اهل علم ان کتابوں سے بے نیاز ہوئے ہوں ـ

شیخ محی الدین عبد القادر بن محمد القرشی المصری (م : ۷۷۵ ھـ) نے ,, الغایة بمعرفة احادیث الهدایة،، کے نام سے ایک جامع کتاب تالیف کی ـ

شیخ علاء الدین علی بن عثمان المعروف بابن الترکمانی الماردینی (م : ۷۵۰ ھـ) نے ,,الکفایة فی معرفة احادیث الهدایه ،، کے نام سے ایک کتاب لکھی ـ

احادیث ھدایہ کی تخریج پر جتنی کتابیں لکھی گئیں ان میں سب سے زیادہ شہرت اور مقبولیت شیخ جمال الدین عبداللہ بن یوسف الزیلعی (م : ٧٦٢ ھـ) کی تالیف ,, نصب الرایہ لاحادیث الهدایہ ،، کو نصیب ہوئی ـ نویں صدی هجری کے مشہور محدث امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م : ۸۵۲ھـ) نے ,, الدرایہ فی منتخب احادیث الهدایه،، کے نام سے نصب الرایہ کی تلخیص کی ـ

یہ چند معروف اور متداول شروح کا اجمالی تذکرہ ہے ـ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ صرف صاحب کشف الظنون نے ساٹھ سے زائد شروح ھدایہ کا ذکر کیا ہے ـ اس ضمن میں تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل کتب سے رجوع کیا جا سکتا ہے ـ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱ ـ کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون ـ مصطفی بن عبداللہ الشهیر بحاجی خلیفه (م : ۱۰۴۸ھـ)

۲ ـ الجواهر المضية ـ شیخ عبدالقادر بن ابی الوفاء احمد بن محمد بن نصر اللہ القرشی المصری (م : ۷۷۵ھـ)

۳ ـ حدائق الحنفیه ـ مولوی فقیر محمد جهلمی (و : ۱۲٦۰ھـ)

۴ ـ الفوائد البهیه فی تراجم الحنفیه ـ مولانا عبدالحئی لکهنوی (م : ۱۳۰۴ھـ)

۵ ـ مقدمه نصب الرایه لاحادیث الهدایة ـ مولانا محمد یوسف بنوری (م : ۱۹۷۷ء)

٦ ـ مقدمة الهدایه ـ مولانا عبدالحئی لکهنوی

۷ ـ معجم المصنفین ـ دائرة المعارف حیدر آباد دکن ـ

جس طرح هر دور کے علماء اور فقهاء نے هدایه کی شروح لکهیں اسی طرح حواشی بهی لکهے ـ شروح اور حواشی کی فهرست پر نظر ڈالنے سے دو باتیں سامنے آتی هیں ـ

اول یه که شروح زیاده تر اس علاقه کے علماء نے لکهیں جس سے خود صاحب هدایه کا تعلق تها یا اس کے علاوه چند عراقی اور مصری علماء نے بهی هدایه کی قابل قدر شروح تالیف کیں ـ

دوسری یه بات که ماوراء النهر (صاحب هدایه کا علاقه) ، عراق، اور مصر کے علماء نے شروح هدایه کی تصنیف و تالیف پر زیاده توجه کی اور برصغیر پاک و هند کے علماء کی زیاده توجه حواشی پر رهی ـ اور اس خطے کے علماء نے هدایه پر بعض مفید اور مفصل حواشی تحریر کئے ـ ان میں مولانا عبدالحئی لکهنوی کا حاشیه اساتذه اور طلبه میں یکساں مقبول ہے ـ

تراجم هدایه :

هدایه کے تین مختلف زبانوں میں ترجمے همارے علم میں هیں ـ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انگریزی ترجمہ ۔ برصغیر ھند میں برطانیہ کے مکمل اقتدار کے بعد انگریزوں نے سیاسی مصلحتوں کی بنا پر اسلامی اور مشرقی علوم کی طرف توجہ کی ۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ھدایہ کا انگریزی ترجمہ بھی تھا ۔

بنگال کے گورنر جنرل وارن ھیسٹنگز کے حکم سے چارلس ھملٹن نے ھدایہ کا انگریزی میں ترجمہ کیا ۔ لیکن یہ ھدایہ کا مکمل ترجمہ نہیں ہے اگرچہ پہلا ایڈیشن چار حصوں میں شائع کیا گیا ۔ (ھدایہ کی بھی چار جلدیں ھیں) لیکن اس کے باوجود یہ مکمل چار جلدوں کا ترجمہ نہیں تھا ۔ پہلی جلد کتاب الطہارات، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ اور کتاب الحج پر مشتمل ہے لیکن انگریزی ترجمہ میں پہلی جلد سے صرف کتاب الزکوٰۃ کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ دوسری جلد میں سے جنایات کے اکثر حصہ کو چھوڑ دیا ہے ۔

اس کا دوسرا ایڈیشن اسٹنڈش گروو گارڈی کے پیش لفظ اور تفصیلی اشاریہ کے ساتھ ۱۸۷۰ء میں شائع کیا گیا ۔ ترجمہ میں کوئی ترمیم و اضافہ نہیں کیا گیا البتہ چار حصوں کے بجائے صرف ایک جلد میں شائع کیا گیا ۔ بہت باریک ٹائپ میں ہے اور ۷۹۳ صفحات پر مشتمل ہے ۔ یہی ایڈیشن بعینہ ۱۹۵۷ء میں لاھور سے شائع ھوا جو کہ اس ترجمہ کا تیسرا ایڈیشن ہے ۔

فارسی ترجمہ ۔ ھدایہ کی چاروں جلدوں کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا گیا یہ ترجمہ اصل متن کی طرح چار جلدوں میں طبع ھوا ہے ۔ ناچیز راقم نے اس ترجمہ کو نہ صرف دیکھا بلکہ پڑھا ہے اور جب ابتدائی دو جلدوں کے اردو ترجمہ کی توفیق ھوئی تو والد مرحوم(۲۹) نے مجھے یہ فارسی ترجمہ عنایت کیا اور تاکید کی کہ میں اسے ضرور پیش نظر رکھوں یہ بہترین ترجمہ ہے ۔ چنانچہ میں نے اردو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترجمہ کرتے وقت اس ترجمہ کو سامنے رکھا، اگرچہ مجھے فارسی سے واقفیت بہت کم ہے لیکن میں نے دیکھا کہ یہ فارسی ترجمہ اتنا سہل اور رواں ہے کہ مجھ جیسا معمولی فارسی جاننے والا بھی اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔

مطبوعہ نسخہ پر کسی جگہ مترجم کا نام نہیں ہے لیکن ھدایہ اور صاحب ھدایہ کے بارے میں محترم قاری محمد عادل خان کا ایک فاضلانہ مقالہ مجلہ المعارف لاھور شمارہ نومبر ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا اس میں موصوف نے مترجم کا نام غلام یحیٰی لکھا ہے۔ تفصیل انھوں نے بھی نہیں لکھی۔ نیز لکھا ہے کہ : یہ نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں موجود ہے" (۳۰)۔ الحمد للہ ھمارے ذاتی کتب خانے میں بھی اس کا نسخہ موجود ہے۔

شاہ ولی اللہ الدھلوی کے بھائی شاہ اھل اللہ نے فارسی زبان میں ھدایہ کی تلخیص کی ہے، اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں محفوظ ہے (۳۱)۔

اردو تراجم۔ ھدایہ کا سب سے پہلا اردو ترجمہ مولوی سید امیر علی ملیح آبادی نے گورنر جنرل بنگال وارن ھیسٹنگز کے حکم سے کیا تھا۔ یہ ترجمہ چار جلدوں میں ہے۔ مکمل ترجمہ ہے اور مستند ہے۔ ترجمہ کے علاوہ مختصر تشریحات بھی فوائد کے نام سے شامل ھیں۔

قدیم ایڈیشن کو لاھور کے ایک پبلشر نے دوبارہ طبع کیا، لیکن اس پر قطعاً کوئی محنت نہیں کی فوٹو لیکر جوں کا توں شائع کر دیا بلکہ سائز چھوٹا کر دیا جس سے پڑھنے میں خاصی تکلیف ھوتی ہے۔

مولوی امیر علی مرحوم کا اردو ترجمہ مکمل بھی ہے اور مستند بھی لیکن اس کی اردو بہت قدیم اور مشکل ہے جسے موجودہ دور میں سمجھنا خاصا دشوار ہے۔ دوسرے یہ کہ انھوں نے ترجمہ کرتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وقت ھدایہ کی خط کشیدہ عبارتوں اور غیر خط کشیدہ عبارتوں میں امتیاز نہیں کیا ۔ جس کے باعث ترجمہ دیکھنے والے کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ قدوری اور جامع صغیر کی عبارتؒ کا ترجمہ کونسا ہے اور ھدایہ کا ترجمہ کہاں سے شروع ھوتا ہے۔ ان امور کے پیش نظر بعض اھل علم نے ھدایہ کی مقبولیت اور ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ھدایہ کا اردو زبان میں ایسا ترجمہ کیا جائے جسے وہ لوگ بھی سمجھ لیں جو عربی سے بالکل واقف نہیں ھیں ۔

قرعہ فال ناچیز راقم اور مولانا محمد مالک کاندھلوی (ناچیز کے برادر بزرگ) کے نام نکلا ۔

ابتدائی دو جلدوں کا ترجمہ ناچیز نے اور آخری دو جلدوں کا مولانا محمد مالک صاحب نے کیا ہے ۔

اس ترجمہ میں ایک اہتمام تو یہ کیا ہے کہ ھدایہ کی خط کشیدہ عبارت کے ترجمہ کو بھی خط کشیدہ کیا گیا ہے ۔ ھدایہ کی عبارت سے زائد کوئی لفظ یا فقرہ ہے تو اس کو قوسین میں کر دیا گیا ہے ۔ تشریحات کے لئے حواشی دئیے گئے ھیں ۔

ایک اھم اور مفید اضافہ مولانا سید محمد داؤد غزنوی مرحوم کے مشورہ سے کیا ہے ۔ وہ یہ کہ صاحب ھدایہ نے احکام و مسائل اور دلائل کے ضمن میں جو احادیث درج کی ھیں، حاشیہ میں ان کی تخریج کر دی گئی ہے یعنی حدیث کا حوالہ دیدیا ہے کہ یہ فلاں مجموعۂ حدیث میں فلاں باب کے تحت مذکور ہے ۔

صاحب ھدایہ بعض مقامات پر حدیث کا حوالہ تو دیدیتے ھیں مگر اس کا پورا متن درج نہیں کرتے ۔ ایسے مقامات پر ھم نے حاشیہ میں حدیث کا متن نقل کر دیا ہے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترجمه اکثر مقامات سے والد مرحوم نے ملاحظه فرمایا اور تحریری طور پر اس کی توثیق کی ہے - میں یه عرض کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتا که دوران ترجمه مجھے جب مشکل پیش آتی که هدایه کی عبارت کو اردو میں کیسے پیش کروں تو میں والد مرحوم سے رجوع کرتا ، انھیں هدایه کی وه عبارت پڑھ کر سناتا جو میرے لئے دشواری کا باعث هوتی - وه ایک مختصر وضاحتی تقریر کرتے اور اس کے بعد میں اس عبارت کا ترجمه کرتا -

قاری محمد عادل خاں نے اپنے فاضلانه مقاله میں ناچیز راقم اور برادر محترم کے اردو ترجمه پر حسب ذیل الفاظ میں تبصره کیا ہے :

,, ایک اردو ترجمه حافظ محمد مالک اور حافظ محمد میاں صدیقی نے کیا ہے- یه ترجمه بہت عمده ہے، اس میں نه کہیں کمی بیشی ہے اور نه وه سقم ہے جو ایک زبان کی کتاب کو دوسری زبان میں منتقل کرنے سے عموماً پیدا هو جاتا ہے- البته بعض مقامات پر اردو عبارت گنجلک سی معلوم هوتی ہے- اور جب تک اصل عبارت کی طرف رجوع نه کیا جائے مسئله کی عقده کشائی نہیں هوتی ،،(۳۲) -

فاضل مقاله نگار نے بعض عبارات کے گنجلک سے هونے کا ذکر کیا ہے- اس بارے میں عرض ہے که اس کی طباعت کے بعد ایک ایسے عالم دین کا خط آیا تھا جو طویل عرصه تک هدایه کا درس دیتے رہے انھوں نے ابواب الزکوة میں ایک عبارت کی نشان دهی کی تھی اور اسی رائے کا اظهار کیا تھا که ترجمه اگرچه درست ہے مگر اتنا مجمل ہے که اس کا اجمال ابهام کی حد تک پہنچ گیا، اس میں قوسین کا اضافه کر دیا جائے تو مفهوم سمجھنا آسان هوگا ،،(۳۳) -

یه ترجمه ملک سراج الدین اینڈ سنز لاهور نے ۱۹۶۸ء - ۱۹۶۹ء میں شائع کیا - اس وقت نایاب ہے- ترجمه پر نظرثانی کا عمل جاری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔ ذیلی عنوانات، تفصیلی فہارس اور اشاریوں کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن پہلے ایڈیشن سے بہتر ہوگا ۔ جن مقامات پر ترجمہ قدرے مغلق یا مجمل تھا وہاں قوسین یا تشریحی نوٹ کے ذریعے اسے واضح کر دیا ہے۔

ہدایہ کے منتخب ابواب کا اردو ترجمہ پروفیسر غازی احمد صاحب نے بھی کیا ہے۔ بہت اچھا اور عام فہم ترجمہ ہے۔ لیکن اس میں بھی مولوی امیر علی کے ترجمہ کی طرح ہدایہ کی خط کشیدہ عبارتوں کے ترجمہ کو نمایاں نہیں کیا گیا ، اور نہ ہی تخریج احادیث کی گئی ۔

یہ ترجمہ مختلف امتحانات اور نصابوں کو ملحوظ رکھ کر کیا ہے کیوں کہ ہدایہ دینی مدارس کے علاوہ کہیں بھی مکمل نہیں پڑھائی جاتی ۔ مختلف یونیورسٹیوں اور مشرقی علوم کے امتحانات میں اس کے مخصوص ابواب شامل نصاب ہیں۔ پروفیسر غازی احمد صاحب نے ان کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔ اگر یہ ترجمہ مکمل کتاب کا ہوتا تو یقیناً بہت مفید ہوتا ۔ مکتبہ علمیہ لاہور نے مختلف حصوں میں شائع کیا ہے۔

حوالہ جات و حواشی

۱ ۔ حاجی خلیفہ ، مصطفی بن عبداللہ ، کشف الظنون، ج ۲ ، کالم : ۲۰۳۲، طبع استنبول ۱۳۶۲ھ ۱۹۴۳ء

۲ ۔ فقیر محمد جہلمی، مولوی، حدائق الحنفیہ ، ص ۲۶۹، طبع نول کشور لکھنئو (بھارت) ۱۹۰۶ء ۔

۳ ۔ زیلعی، شیخ جمال الدین عبداللہ بن یوسف، نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ، (مقدمہ از مولانا یوسف بنوری)، ج ۱ ، ص ۱۳، طبع مجلس علمی ڈابھیل سورت (بھارت) ، ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۲۳ء ۔

۴ ۔ عبدالحئی لکھنوی ، الفوائد البہیہ ، ص ۱۳۱، طبع مصر ، ۱۳۲۴ھ ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵ ـ ایضـاً
٦ ـ حاجی خلیفه ، کشف الظنون ، ج ۲ ، ک ۲۰۳۲
۷ ـ عبدالقادر قرشی مصری، الجواهر المضیه فی طبقات الحنفیه، ج ۱ ، ص ۳۸۳، طبع حیدرآباد دکن (بھارت) ، ۱۳۳۲ھ .
۸ ـ محمد مظہر بقا، ڈاکٹر ، اصول فقه اور شاہ ولی اللہ ، ص ۳۲٦، طبع اداره تحقیقات اسلامی، اسلام آباد ، ۱۹۷۳ء .
۹ ـ ایضـاً ـ ص ۳۲۷، شمس الدین احمد سلیمان رومی معروف بابن کمال پاشا . م ۹۴۰ ھ)
۱۰ ـ فقیر محمد جہلمی، حدائق الحنفیه ، ص ۲۳۲
۱۱ ـ عبدالحئی لکھنوی ، الفوائد البہیه ، ص ۱۳۱
۱۲ ـ زرکلی، خیر الدین ، الاعلام ، ج ۴، ص ۲٦٦، طبع بیروت ، ۱۹۸۰ء
۱۳ ـ حاجی خلیفه، کشف الظنون ، ج ۲ ، ک ۱۸۵۲
۱۴ ـ ایضـاً ، ج ۲ ، ک : ۱۲۵۰، ۱۲۵۱
۱۵ ـ ایضـاً ، ج ۲ ، ک : ۳۵۳
۱٦ ـ ایضـاً ، ج ۲ ، ک ۵٦۷
۱۷ ـ مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمه اللہ ، م : ۱۹۷۴ء
۱۸ ـ زیلعی، نصب الرایه ، ج ۱ ، ص ۱۴
۱۹ ـ محمد میاں صدیقی، سراج الهدایه ، ج ۱ ، ص ٦ ، طبع ملک سراج الدین اینڈ سنز ، لاھور، ۱۹٦۷ء

۲۰ ـ حاجی خلیفه، کشف الظنون ، ج ۴ ، ک ۲۰۳۲
۲۱ ـ عبد القادر قرشی ، الجواهر المضیه ، ج ۱ ، ص ۳۸۴
۲۲ ـ حاجی خلیفه، کشف الظنون ، ج ۲، ک ۲۰۳۲
۲۳ ـ ایضـاً ج ۲ ، ک ۲۰۳۳
۲۴ ـ ایضـاً ج ۲ ، ک ۲۰۳۴
۲۵ ـ ایضـاً .
۲٦ ـ محمد عادل خاں ، قاری، شیخ برھان الدین مرغینانی (مقاله) مجله ,,المعارف،، لاھور ، نومبر ۱۹۷۵ء
۲۷ ـ کتب خانه آصفیه ، حیدر آباد دکن کا موجوده نام ,,اسٹیٹ لائبریری،، ہے
۲۸ ـ زیلعی، نصب الرایه (مقدمه) ج ۱ ، ص ۱۵
۲۹ ـ مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمه اللہ
۳۰ ـ محمد عادل خاں ، قاری ، شیخ برھان الدین مرغینانی ، (مقاله) المعارف لاھور .
۳۱ ـ ایضـاً
۳۲ ـ ایضـاً .
۳۳ ـ یه خط مولانا محمد طفیل جالندھری کا تھا جو فضلائے دار العلوم دیوبند میں سے ھیں، اوکاڑه میں مقیم ھیں ، درس و تدریس اور خدمت دین میں مصروف ھیں ـ

© rasailojaraid.com